© rasailojaraid.com

ہیں۔نیز افراد اور قبائل کی تحقیق اور تفصیل انتہائی کامیابی کے ساتھ تحریر کی ہے۔جو اپنے موضوع پر منفرد اور نئی پیشکش ہے۔مجموعی طور پر ششماہی ’’السیرۃ‘‘ کی یہ اشاعت سابقہ ہر اشاعت کی طرح قابل داد ہے۔ (تبصرہ:ابوالادیب)

کتاب:’’حدیث کلاب حوأب کا تاریخی،تحقیقی اور علمی محاسبہ‘‘ مؤلف:پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی

ضخامت:۶۰۸صفحات قیمت:۲۵۰روپے

ناشر:قاضی چن پیر الہاشمی اکیڈمی مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہ چوک۔حویلیاں،ہزارہ

کچھ عرصہ پہلے پاکستان کی ایک معروف علمی شخصیت محترم مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کے قلم سے ’’عورت کی سربراہی کی شرعی حیثیت‘‘ کے عنوان پر ایک مضمون علمی مجلّہ ’’البلاغ‘‘ میں چھپا اور بعد میں اس مضمون کو ایک پمفلٹ کی شکل دے دی گئی،جس میں عورت کی سربراہی کے عدم جواز پر ایک حدیث کلاب حوأب (جس میں اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے نکلنے کا عجیب انداز سے ذکر ہے) کا سہارا لیا گیا۔جس کے ضمن میں کچھ ایسے الفاظ نوکِ قلم پر آ گئے جو بجائے خود ناقابل بیان تھے۔جبکہ جس حدیث کا سہارا لیا گیا وہ بھی منصب صحابیت کے خلاف تھی۔منصبِ صحابیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:’’صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ان قطعی اور متواتر نصوص اور دلائل عقلیہ ونقلیہ کی موجودگی میں اگر روایات صحیح احادیث کی بھی موجود ہوتیں تو مردود مؤوّل قرار دی جاتیں۔‘‘

نہ معلوم کیوں حضرت مفتی صاحب سے اس مسئلہ میں سہو ہوگیا کہ وہ اپنے مضمون میں ایسی حدیث لائے جو اس قصہ کے ساتھ کسی طور پر صحیح نہیں بیٹھتی اور پھر یہ بھی کہ وہ اپنے راویوں کے اعتبار سے بھی نہایت پریشان کن ہے جس پر ایک ہمدرد عالم جناب قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب نے گرفت کی اور حضرت کو ان کے تسامح کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر حضرت کے ایک قریبی ساتھی شاہ محمد تفضّل علی،جو اُن کے تربیت یافتہ ہیں نے اس کے جواب میں ایک کتاب تحریر کردی۔پہلے کیا غلطی تھی کہ اب اس غلطی کو اور بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا۔جو کچھ جوابی طور پر لکھا گیا،معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ اہل سنت کی ترجمانی ہے یا روافض کی؟یقیناً اس کا جواب دینا اور اہل سنت کے موقف کو واضح کرنا ضروری تھا،جس پر محترم مولانا قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب نے پھر قلم اٹھایا اور اسی حدیث کلاب حوأب پر سیر حاصل مواد جمع کیا کہ اس روایت کی کیا حیثیت ہے۔اگر اس کی کوئی حیثیت ہے تو اس کا اصل مصداق کون ہے اور بے شمار جگہوں پر شاہ محمد تفضّل علی کی غلطیوں کی نشاندہی کی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کا تحفظ کیا۔غلطی بہرحال غلطی ہے اور اس کی اصلاح بھی اشد ضروری ہے۔اصلاح کے راستے میں شخصی تشخص کو حائل کرکے اُسے روا رکھنا کسی بھی صورت درست نہیں۔اُمّ المومنین کی شخصیت کا تقدس نص قطعی ہے اور اس مقدس نسبت کے مقابلے میں کسی کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔کتاب لائق مطالعہ ہے۔ (تبصرہ:مولانا محمد مغیرہ)

کتاب:’’تشیع،تاریخ وافکار‘‘ مؤلف:پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی

© rasailojaraid.com